قسط ۳

اقلیتی فیصلہ اور اس کے ذیلی تقاضے

ایڈیٹر الحق کا سوالنامہ

اور

مشاہیر علم و فضل زعماء ملک و ملت کے جوابات

تاثرات ، خطرات
لائحہ عمل اور تجاویز

حکومت، عوام، علماء، مجلس عمل اور عالم اسلام کی فوری ذمہ داریاں

- آئینی فیصلہ کے بارہ میں آپکے تاثرات اور خدشات؟
- کیا اس فیصلہ کے بعد ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی؟
- ملک و بیرون ملک قادیانی فتنہ کے سیاسی اور دینی تاثرات ——— ؟
- ایسے مہلک اثرات کے تعاقب کا طریق کار اور لائحہ عمل ——— ؟

(سمیع الحق)

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دار العلوم دیوبند

قادیانی فرقہ دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے | دار العلوم دیوبند تقسیم ملک سے برسہا برس پہلے بالاتفاق علماء برصغیر ختم نبوت کے بنیادی اور قطعی اسلامی عقیدہ سے انکار پر قادیانی فرقہ کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دے چکا ہے۔ انگریز کی پیدا کردہ اس جھوٹے نبی اور اس کے ذریعہ مذہب حق اسلام کے برخلاف مذہبی رنگ کی اس ذلیل ترین اور خطرناک بین الاقوامی سازش کا آج بحمد اللہ دنیائے اسلام نے طویل مہلت اصلاح دینے کے بعد پردہ چاک کر دیا ہے۔ اور ممالک اسلامیہ کی ۳۲ اسلامی تنظیموں کے سربراہوں کی کانفرنس (منعقدہ اپریل ۱۹۷۳ء جدہ) نے بالاتفاق یہ صحیح ترین اور تاریخی اعلان کیا کہ قادیانی فرقہ غیر مشروط طریقہ پر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کی ختم نبوت کو نہ ماننے اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ عالم اسلام کے اس متفقہ اور تاریخی اعلان حق نے اہل حق کو نہ صرف قوۃ بخشی ہے۔ بلکہ قادیانیوں کے مرتد ہونے کے بارے میں قرآن و حدیث پر مبنی اہل حق کے دینی موقف کو عظیم مضبوطی عطا کی ہے۔

عالم اسلام کے اس متفقہ فیصلے کے بعد پاکستان کے علمائے حق اور عامۃ المسلمین مستحق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے قادیانی فرقہ کے ارتداد کے بارے میں اپنے اور تمام مسلمانان عالم کے موقف حق کی حکومتی سطح پر تائید و توثیق حاصل کرنے میں پہل کی ہے۔ توقع ہے کہ دیگر ممالک اسلامیہ کے علماء و عامۃ المسلمین بھی فتنۂ قادیانیت کے بالکلیہ انسداد کے اسلامی نقطۂ نظر کے تحت ہر ممکن تقویت و تائید پہنچانے میں دریغ نہ کریں گے عند اللہ ماجور اور عند المسلمین مشکور ہوں گے۔

بلاشبہ عالم اسلام کا یہ فیصلہ اور اسکی تائید و توثیق قادیانی فرقہ کی تلبیس کاریوں سے مسلمانان عالم کو بچانے کا ایک اہم ترین ذریعہ ثابت ہوگا، اس لئے عموماً تمام علماء اور مسلمانان ہند و پاک اور خصوصاً علماء دیوبند اسلام کے تحفظ کے اس بین الاقوامی فیصلہ کے پیشواؤں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اس آخری دین کو زیادہ سے زیادہ غیبی نصرت و تائید مرحمت فرمائے، آمین۔

اکابر اساتذۂ دار العلوم دیوبند

مولانا فخر الحسن صاحب۔ مولانا محمد سالم قاسمی، مولانا انظر شاہ کشمیری، مولانا معراج الحق، مولانا محمد شریف حسن، مولانا نصیر احمد

محترم و مکرم مولانا سمیع الحق صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ نامۂ کرم نے مشرف فرمایا، قادیانیت کے مسئلے کے حل پر ماہنامہ مؤقرہ "الحق" کی اشاعت خاص کی اطلاع سے یہاں قلبی مسرت ہوئی، وہیں یہ خبر اس لحاظ سے موجب تاسف بھی بنی کہ مرسلہ سوالات بعجلت جوابات ارسال کرنے کی ہدایت پر مشتمل مکتوب گرامی ایسے وقت میں موصول ہوا کہ جبکہ حضرت مکتوب الیہ حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہٗ جنوبی ہند کے طویل سفر پر تھے، اور واپس ہوتے ہی دو تین روز میں اہم مصروفیات سے فارغ ہو کر فوراً ہی عازم حج بیت اللہ ہو گئے، سفر حج ہوائی جہاز سے ہوا ہے۔ اسلئے واپسی ۲۰ جنوری تک متوقع بھی ہے۔ لیکن یہ رقعہ بھی کہ مکتوب گرامی کا روشنی میں زیادہ ہی محسوس ہوا۔ مکتوب گرامی حضرت مہتمم صاحب مدظلہٗ کی خدمت میں بعد واپسی پیش ضرور کیا جائے گا۔ لیکن ایماء تعجیل پر نظر کرتے ہوئے مناسب سمجھا گیا کہ یہ مکتوب حضرات اکابر دار العلوم دیوبند کے سامنے پیش کر دیا جائے جواباً حضرت مہتمم صاحب مدظلہٗ کی ایک جامع اور مختصر و مؤثر تحریر جو مسئلہ معلومہ کے بارے میں

تاریخی فیصلے کے سامنے آنے کے بعد دو ماہ قبل بصورت بیان پریس کو دی گئی تھی ہمرشتہ عریضہ ہے۔ اور مکتوب گرامی کے استفسارات کے بارے میں منجانب اکابر دارالعلوم دیوبند مختصر جوابات مرسل خدمت ہیں۔

صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے ہاتھوں عیسائیوں کو پیہم ذلت ناک تاریخی شکستوں کے بعد بڑی حد تک عیسائیت کی عالمی زمام قیادت بخت و وقت نے انگریزوں کے ہاتھ میں دیدی اس قیادت کبریٰ کا حق ادا کرنے کے لئے انگریز نے اپنی فطری اور عیارانہ صلاحیتوں کو ملت اسلامیہ سے انتقام لینے کے محور پر مرکوز کر دیا، اور قومی شرافت اور انسانی اخلاقیت کی قربانی دے کر اس اعزاز قیادت کو اس قوم نے کوئی مہنگا سودا نہیں سمجھا۔ چنانچہ طویل فکر و تدبر کے بعد ملت اسلامیہ کے برخلاف انگریز نے اپنی انتقامی بساط سیاست کو بین الاقوامی سطح پر دو زہر آلود منصوبوں سے آراستہ کیا۔

۱۔ پہلے منصوبہ کا محور مسلمانوں کی اجتماعی شوکت اور سیاسی وحدت کو تاخت و تاراج کرنا تھا۔ جس کا سرچشمہ خلافت اسلامیہ تھی، اس کے لئے ترک و عرب میں انفرادی مفاد پر اجتماعی بہبود کو قربان کر دینے والے ہوسکار جعفر و صادق تلاش کر لئے گئے اور خلافت کے فطری ثمرات کے طور پر حاصل شدہ اسلامی وحدت کو دسیسہ کاران فرنگ نے وطنی کنٹرولوں میں تبدیل کر کے ملت کو اپنی عظمتوں سے ہاتھ دھونے پر مجبور کر دیا۔

۲۔ دوسرے منصوبہ کا مقصد ملت اسلامیہ کی "دینی وحدت" کو پارہ پارہ کرنا تھا جسکا ناقابل اختلاف مرکزی نقطۂ اتحاد ہزاروں اختلافات کے باوجود عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ اس قابل نفرت منصوبے کے ذریعہ ملت اسلامیہ کے اس منصوص اور قطعی عقیدے کو اس طرح مجروح کرنا تھا کہ اگر وہ بالکلیہ ختم نہ بھی ہو تو تردد و اختلاف کا نشانہ بن کر کم از کم نقطۂ اتحاد نہ رہے۔

اس کے لئے کذاب ازلی مرزا غلام احمد قادیانی کی اسکی خاندانی بے ضمیری اور ایمان فروشی کو بھانپ کر انگریز نے اسے نبی بنا کر عقیدہ ختم نبوت پر کاری وار کیا۔

پھر جس طرح مذہبی زندقہ قادیانیت کو انسانیت دشمن شرافت سوز سیاست کا ہدف بنانے پر تاریخ کا حرف حرف انگریزی دنائت پر گواہ رہے گا، ٹھیک اسی طرح اس ناقابل تردید حقیقت پر بھی تاریخ کا حرف حرف ہمیشہ شاہد عدل رہیگا کہ انگریز کی اس بدنہاد انتقامی سیاست کے دونوں منصوبوں کے اولین مرحلے پر انکی گہرائیوں تک پہنچنے اور ان دور رس فتنوں سے ملی تحفظ کی تدابیر کو بقدر بساط بروئے عمل لانے میں بتوفیق خداوندی حضرات علماء کرام ہی نے پہل کی اور آج سے اسی